از ڈاکٹر محمد حنیف پروفیسر شعبہ دینیات
اسلامیہ کالج پشاور

قسط ۲

حیات و آثار میاں محمد عمر چمکنیؒ

کشوف و کرامات | کشاف ازل نے آپ کو اسرار و حقائق کے خزانوں سے وافر حصہ عطا فرمایا[1] اگرچہ آپ کا اصل کمال کرامت معنوی ـ اتباع شریعت اور خلاف اولیٰ امور سے اجتناب تھا: تاہم خداوند تعالیٰ نے تشریف و تکریم کے طور پر آپ کو کرامات حسی سے بھی نوازا۔ آپ کے ہاتھ پر بے شمار عجیب و غریب کرامات کا ظہور ہوا[2] جن کی وجہ سے آپ اقطار عالم میں بہت شہرت رکھتے تھے[3]

سلوک و تصوف میں آپ کا مقام | ولایت و عرفان میں آپ کو درجہ کمال حاصل تھا[4] آپ کی للہیت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور ایک موحد روحانی پیشوا اور پیر و مرشد کی حیثیت سے آپ کا مقام بہت اعلیٰ و ارفع تھا[5]

آپ کا علمی مقام | آپ ایک محقق اور متبحر عالم تھے اور خداوند رحمٰن و رحیم نے علوم ظاہری و باطنی دونوں سے بہت کچھ عنایت فرمایا تھا[6]

علم تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اور مذاہب عالم کے علاوہ علم منطق میں آپ کو کافی دسترس حاصل تھی۔ آپ اپنے دور کے ممتاز مناظر تھے۔ خدائے ذوالجلال نے آپ کو بے پناہ جاہ و جلال سے نوازا تھا۔ وقت کے بڑے

---

[1] مناقب از دادین صہ ۴۰ - ۱۸۴۰، نور البیان صہ ۷۷، ۷۸، منقبات فقیر از شمس الدین (قلمی) صہ ۳، کتب خانہ پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی [2] تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہوں مناقب از مولانا دادین۔ مناقب از مسعود گل۔ نور البیان از شیخ نور محمد۔ مناقب از محمد شفیق خٹک [3] تہذیب الاسلام (عربی) از قاضی عرفان الدین طبع لاہور ۱۳۲۳ھ صہ ۱۸۴، ۱۸۵ [4] المعالی صہ ۱۲ [5] المعالی صہ ۱۳۱، ۲۳۷، ۲۵۹، ۳۰۹۔ مناقب از محمد شفیق صہ ۵۔ مناقب از شیخ نور محمد صہ ۱۵، ۳۸، ۴۰، ۷۷۔ مناقب از مسعود گل صہ ۸، ۹۵۔ دیوان عبدالعظیم بابا طبع پشاور ۱۹۵۷ء صہ ۴۷۔ دیوان حافظ البوری طبع پشاور ۱۳۶۶ھ صہ ۱۶۱۔ شاہنامہ احمدی (قلمی) صہ ۲۳۶ مناقب فقیر صہ ۳۔ دیوان کاظم خان شیدا (قلمی) صہ ۸۰ [6] نور البیان صہ ۱۱، ۱۳، ۴۴، ۴۹، ۵۱۔ دیباچہ لائق السمع فی تحقیق الجمعہ (قلمی) از صاحبزادہ احمد ۱۲۰۳ھ کتب خانہ اسلامیہ کالج پشاور

بڑے فصیح و بلیغ عالم اور مایہ ناز مناظر بھی آپ کے سامنے ساکت رہتے۔ اور آپ کے تبحر علمی کے سامنے اپنی کم علمی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے[۱]

مذہبی اور رفاہی خدمات | آپ نے دین اسلام کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا۔ ارشاد و ہدایت اور لوگوں کو پند و نصیحت کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے[۲] آپ کے روزمرہ کا معمول یہ تھا کہ بلاناغہ ظہر کی نماز کے بعد اپنے باغیچہ میں مجلس ارشاد منعقد کرتے[۳] جس میں قرآن و سنّت کا بیان ہوتا۔ رات گئے تک اصلاح و ارشاد کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ دور دور سے طالبان حق آتے اور آپ کے بحر فیضان سے فیض یاب ہوتے[۴] اس کے علاوہ آپ خود بھی دعوت و تبلیغ کی خاطر دور افتادہ علاقوں میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرماتے[۵]

آپ کے آثار شاہد ہیں کہ آپ نے دین اسلام کی اشاعت و حفاظت کے لئے ایک منظم مہم چلائی۔ اسلام دشمن قوتوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا۔ اپنی روحانی قوت و اثر سے یہاں کے روحانی مردوں میں روح پھونک دی تحریر و تقریر کے ذریعے نفسانی خواہشات کے پجاریوں اور نام نہاد روحانی پیشواؤں کے باطل عقائد سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ اس طرح آپ اور آپ کے پیروکاروں کی پیہم اور انتھک جدوجہد کی بدولت اس خطۂ ارض میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہوئی۔ اور کافی حد تک بدعات اور مروجہ بُری رسومات کا قلع قمع ہو گیا۔

آپ ایک مدبر اور دور اندیش بزرگ تھے اور معاشرے کی ہر برائی پر کڑی نظر رکھتے۔ آپ نے نہ صرف سلوک و تصوف کا راستہ بنایا بلکہ ایک واعظ و مبلغ کی حیثیت سے اصلاح معاشرہ کی کوشش کی۔ بلکہ اخروی فوز و فلاح کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی کے اہم مسائل کو حل کرنے اور رفاہ عامہ کے کاموں پر بھی خاص توجہ دی۔

آپ کی ان مساعی جمیلہ کا اثر ہے کہ آج دو صدیاں گزر جانے کے بعد بھی خلق خدا کی زبان پر آپ کا نام باقی ہے اور انشاء اللہ تا قیامت باقی رہے گا

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؛ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

سلاطین اور امراء وقت کے ساتھ روابط و تعلقات | حضرت میاں صاحب چمکنیؒ ایک صاحب جلال و

---

۱ توضیح المعانی ص ۵۹ ۲، ۳ مناقب میاں صاحب چمکنیؒ (قلمی) از محمد شفیق خٹک ص ۳ کتب خانہ ریکارڈ آفس پشاور ۴ مناقب از مسعود گل ص ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۲۰، ۴۷، ۷۴، ۵۶، ۸۵، ۹۴، ۴۳۔ نورالبیان ص ۴۷۔ مناقب از مولانا وادین ص ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۳۴ ۵ نورالبیان ص ۹۸۔ اولیاء کرام مطبوعہ پاکستان پبلیکیشنز کراچی ۱۹۶۷ء ص ۱۰۷

صاحب جمال بزرگ تھے۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو فقیری میں سلطانی عطا فرمائی تھی یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے ذی جاہ امراء وسلاطین آپ کی درگاہ میں حاضری دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ وقت کے جو امراء و سردار آپ کی دست بوسی کے لئے چمکنی آتے ان میں سے افغان صوفی منش حکمران حضرت احمد شاہ درانی۔ نادر شاہ افشار، تیمور شاہ درانی۔ احمد شاہ درانی کے سپہ سالار سردار جہان خان خوگیانی۔ احمد شاہ درانی کے وزیر اعظم شاہ ولی خان درانی۔ امیر لشکر سردار عبداللہ خان درانی۔ ارباب آزاد خان مہمند۔ جان محمد درانی بشہباز خان خٹک سردار فتح خان کمال زئی۔ احمد شاہ درانی کے وزیر عدلیہ اخوند فیض اللہ خان۔ سردار فیض طلب خان۔ ارباب زادہ لشکر خان۔ ارباب معز اللہ خان مہمند۔ نورالدین خان بامی زئی (حاکم کشمیر) نصراللہ خان اورک زئی۔ (رئیس پشاور) اور نور محمد خان خوگیانی (حاکم پشاور) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔[1]

سکھائے فقر کے آداب تو نے بادشاہی کو ؛ جلال قیصری بخشا جمال خانقاہی کو

آپ کی خانقاہ کی شہرت اور اثر و رسوخ | حضرت میاں صاحب چمکنیؒ نہایت اہم ممتاز اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ اور اس علاقے کی سیاست اور یہاں کے مسلمانوں کی گرتی ہوئی حالت کو بحال کرنے میں آپ کو بڑا عمل دخل تھا۔ آپ نے اپنے اثر و رسوخ اور شہرت و مقبولیت کی بنا پر تمام مذہبی اور سیاسی معاملات میں بہت اہم اور تاریخی کردار ادا کیا۔ اور آپ کی خانقاہ اسلامی خانقاہی نظام کی اہم اور مضبوط کڑی تھی۔ بارہویں صدی ہجری میں سرزمین پاک و ہند میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل تھی یہاں تک کہ جب احمد شاہ درانی (المتوفی ۱۱۸۶ھ ۱۷۷۲ء) حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کی تحریک پر کفار ہند کے خلاف لشکر کشی پر آمادہ ہوئے تو

---

[1] شاہان وقت اور امراء و حکام سلطنت کے ساتھ روابط و تعلقات رکھنا اصلاح احوال کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ صوفیائے کرام میں اس طریق کار کے سب سے پر زور ترجمان طریقہ نقشبندیہ کے مشائخ رہے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ شریعت کی قوت و اشاعت سلاطین وقت کی اعانت و مدد کے بغیر میسر نہیں ہو سکتی۔ (ملاحظہ ہو رشحات ص ۲۷۴-۲۸۲ : تاریخ مشائخ خشیت از خلیق احمد نظامی طبع دہلی ۱۹۵۳ء، ص ۱۹۱)

خواجہ عبید اللہ احرار فرمایا کرتے تھے کہ :-

اگر ہم شیخی (پیری و مریدی) کرتے تو اس زمانے میں کوئی دوسرا شیخ مرید نہ پاتا (یعنی سب کے سب ہمارے مریدین جاتے) مگر ہم دوسرے کام پر مامور ہیں۔ وہ یہ کہ مسلمانوں کو بادشاہان وقت کی وساطت سے ظلم و شر سے محفوظ رکھیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھیں اور ان کے نفوس کو مسخر کر کے اس طرح مسلمانوں کی مطلب براری کریں (رود کوثر از شیخ محمد اکرم ص ۱۲۷)

اس ساری مہم میں وہ اس خانقاہ سے ہدایات اور مدد حاصل کرتے رہے[۵] - اور یہ ایک حقیقت ہے کہ سیاسی مرکزیت کے نقطہ نظر سے اس خانقاہ کو ایک دارالخلافہ اور علوم و فنون کے نشر و اشاعت کے اعتبار سے ایک دارالعلوم کی حیثیت حاصل تھی - اس خانقاہ کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ۳۲ ہزار جریب سے زیادہ جائیداد اس کے اخراجات کے لئے وقف تھی جس میں سے بارہ ہزار نو سو پچاس جریب ۲ کنال پونے تیرہ مرلے زمین آج بھی محکمہ اوقاف صوبہ سرحد کے تصرف میں ہے[۲] یہ تمام جائیداد آپ کے تصرف میں تھی۔ مگر اس کی آمد فی ذاتی آسائش اور عیش و عشرت پر نہیں بلکہ مجاہدین کے جنگی ساز و سامان - علماء و طلباء کی ضروریات غرباء و مساکین کی خوراک و پوشاک - اسلامی مدارس کی کفالت اور طالبان راہ طریقت کی مہمان نوازی پر صرف ہوتی تھی[۳]۔

کفار کے خلاف احمد شاہ درانی کی جنگی مہمات میں آپ کے ممتاز مرید لشکر اسلامی کے ہمراہ ہوتے تھے[۴] اور پانی پت کی آخری جنگ میں تو آپ کے ساڑھے سترہ ہزار مرید مجاہدانہ شریک ہوئے[۵]

وفات | آخر کار رجب ۱۱۹۰ھ - ۱۷۷۶ء کو جمعرات کے دن تقریباً سو سال کی عمر میں جان، جان آفرین کے سپرد کردی - اور اس طرح علم و عرفان کا یہ آفتاب عالمتاب بے شمار بندگان خدا کے تاریک سینوں کو منور کرتا ہوا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ظاہری آنکھوں سے روپوش ہو گیا[۶] انا للہ وانا الیہ راجعون

شیخ آفاق محمد عمر آں عارف حق ۔۔۔ بود چوں مردمک دیدہ عزیز مردم
او بہ فردوس رواں شد زسرائے فانی ۔۔۔ گشت از چشم جہاں بیں بہ آسانی گم[۷]

تصنیفات و تالیفات | خداوند تعالیٰ نے آپ کو نہایت بابرکت زندگی عطا فرمائی تھی - اگرچہ عمر کا بیشتر حصہ

---

[۱] مناقب میاں صاحب چمکنی - از مولانا مسعود گل حدود ۱۲۱۲ھ صہ ۴۷،۷۷ - مناقب از مولانا نور محمد قریشی (قلمی) ۱۱۹۸ھ صہ ۳۸، ۳۹ - تیمور شاہ درانی - از عزیز الدین وکیلی اشاعت دوم ج ۲ صہ ۹۷۸ - تواریخ حافظ رحمت خانی - (اردو ترجمہ از روشن خان) ۱۹۷۶ء ص ۳۳۳ - احمد شاہ از گنڈا سنگھ صہ ۲۸ - ننگیالی پښتانہ از خان میر ہلالی صہ ۱۲۹، ۱۳۰ - اولیاء کرام صہ ۱۰۲

[۲] ریکارڈ محکمہ اوقاف صوبہ سرحد پشاور - میاں صاحب چمکنی از نصر اللہ خان نصر ۱۹۵۱ء [۳] نور البیان صہ ۶۴ - ۶۵ وخو کلنو میاں عمر صاحب (میاں صاحب چمکنی) از نصر اللہ خان نصر ۱۹۵۱ء صہ ۷۷، ۸۰ - روحانی ترڑون ۸۱ - ۸۳

[۴] مناقب میاں صاحب چمکنی (قلمی پشتو منظوم) از مولانا دادین ۱۲۱۹ھ کتب خانہ مولانا یعقوب مرحوم چمکنی [۵] روحانی ترڑون صہ ۵۵، [۶] مناقب میاں صاحب چمکنی از مولانا دادین صہ ۱۲۶ [۷] یہ قطعہ تیمور شاہ درانی کے درباری منشی نے حضرت میاں صاحب چمکنی کی وفات کے موقعہ پر تحریر کیا (ملاحظہ ہو تیمور شاہ درانی از عزیز الدین وکیلی (فارسی) طبع کابل اشاعت دوم جلد دوم -

عبادت و ریاضت، ارشاد و ہدایت اور وعظ و نصیحت میں گذارا۔ اس کے باوجود علم و ادب کے میدان میں بھی بڑی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ اور مختلف علوم پر فارسی، عربی اور پشتو نظم و نثر میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ آپ کی جو کتابیں آج کل دستیاب ہیں ان کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:۔

المعالی (قلمی) | المعالی علامہ علی بن عثمان محمد الاوشی کی مشہور تصنیف قصیدۂ امالی کی شرح ہے۔ اس کا سن تالیف ۱۱۵۸ھ ہے۔ اس میں آپ نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کے بیان کے ساتھ ساتھ نہایت معقول اور مدلل طریقے پر فرق باطلہ کے عقائد کا رد فرمایا ہے۔

یہ کتاب دس ابواب پر منقسم اور کل ۹۳۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ فارسی زبان میں لکھی گئی ہے۔ کتاب کا انداز محققانہ ہے۔ اور آپ کے علمی تبحر، سوز دروں، احساسات و جذبات، اعتقادیات و نظریات، اور مذہبی جوش و جذبے کا مکمل آئینہ دار ہے۔ اس کا ایک نسخہ مولانا فضل صمدانی صاحب مرحوم کے کتب خانہ واقعہ بہانہ ماڑی پشاور شہر میں محفوظ ہے۔

شمس الہدیٰ (قلمی) | کتاب کا پورا نام "شمس الہدیٰ بدر الدجیٰ فی ذکر ایمان والدی خیر الوریٰ" ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی نجات کے موضوع پر نہایت مفصل بحث کی گئی ہے۔ کتاب کا سن تالیف ۱۱۸۳ھ ہے عربی زبان میں لکھی گئی ہے اور کل ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اس کا ایک نسخہ اسلامیہ کالج پشاور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

ظواہر السرائر (قلمی) | یہ کتاب فارسی میں ہے اور تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسے ایک روزنامچہ کی حیثیت حاصل ہے اور اس میں ۱۱۱۲ھ تک آپ کی تمام مصروفیات اور سرگرمیوں کا ریکارڈ محفوظ ہے اگرچہ اس کتاب کا اصل مقصد حضرت شیخ سعدی لاہوریؒ کے احوال و خوارق کو قلم بند کرنا ہے مگر ضمناً اس میں حضرت سید آدم بنوریؒ (المتوفی ۱۰۵۳ھ) سے لے کر مؤلف موصوف کے وقت تک اس علاقے کے تقریباً بڑے بڑے نقشبندی علماء و اولیا کے تبلیغی اسفار اور آپس میں ان کے تعلقات و روابط کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا سن تالیف ۱۱۱۲ھ ہے۔ اس کی زبان سادہ ہے۔ اور خوبی یہ ہے کہ تمام تاریخی واقعات کے ساتھ سنین کا اہتمام کیا گیا ہے[۵]۔

کتاب ایک تمہید اور تین مناظر پر منقسم اور تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے چار نسخے مندرجہ ذیل مقامات پر محفوظ ہیں۔

---

۵ ملاحظہ ہو توضیح المعانی ص ۷

۱۔ اورنٹیل لائبریری پنجاب یونیورسٹی لاہور (شیرانی کلکشن)

۲۔ کتب خانہ شیخ محمد محدث۔ واقع رامپور۔ انڈیا

۳۔ پشتو ادبی۔ ٹولنہ لائبریری۔ کابل۔

۴۔ کتب خانہ کرنل سید سلطان علی شاہ بنوری (ریٹائرڈ) کوہاٹ۔ یہ نسخہ ناقص الاخر ہے مگر نہایت خوشخط لکھا ہوا ہے۔

توضیح المعانی | توضیح المعانی فقہ حنفی کی مشہور کتاب خلاصہ کیدانی کا منظوم پشتو ترجمہ ہے اس کتاب کی اصل غرض وغایت پٹھانوں کو دینی مسائل سمجھانا اور انہیں اطاعت خداوندی کی ترغیب دلانا ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کے آخر میں ارشاد وہدایت کی خاطر وعظ و نصیحت پر مشتمل چند گراں قدر ابیات کا اضافہ کیا ہے نظم کی شکل مثنوی اور اس کا شعر نہایت رواں اور سادہ ہے۔ اور پند و موعظت کے مضامین کو نہایت مؤثر اور دلنشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ کتاب تاریخی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس میں آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے حالات اور اپنا شجرۂ نسب اور شجرۂ طریقت بھی قلم بند کیا ہے۔ اور خصوصاً افغانوں کے نسب نامہ کے بارے میں نہایت مفید معلومات فراہم کی ہیں۔ اس کتاب کا ایک نسخہ بہانہ مانڑی پشاور شہر کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

اللآلی علی نہج قوافی الامالی | یہ عربی زبان میں منظوم قصیدہ ہے۔ اور اس کا موضوع علم توحید ہے۔ علامہ محمد الاوشی کے قصیدہ امالی کے طرز پر مرتب کیا گیا ہے اور آپ کی تحریک اصلاح عقائد کا ایک حصہ ہے۔ چونکہ شعر نثر کے مقابلہ میں مختصر مگر جامع اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اور اس کے حفظ کرنے میں آسانی بھی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس علاقہ میں مروجہ زبانوں یعنی پشتو۔ فارسی اور عربی تینوں میں شعر لکھنے کو حصول مقصد کے ذریعے کے طور پر استعمال کیا ہے۔

یہ قصیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کو شامل ہے اور بالاجمال اس میں تمام عقائد باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ آپ کے اہم ادبی آثار میں سے ہے اور راقم الحروف کے خیال میں آپ اس علاقے کے واحد پٹھان عالم ہیں جنہوں نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کو منظوم عربی زبان میں پیش کرنے کی سعی جمیل فرمائی ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ جناب مولانا عبدالقدوس صاحب، سابق صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (قلمی) | یہ شمائل نبویؐ پر ایک مختصر کتاب ہے اور منظوم پشتو میں لکھی گئی ہے اس دور کے جید عالم و صوفی اور پختہ کار شاعر مولانا دادینؒ نے اس کے حسن و خوبی کی بہت داد دی ہے[۱]

[۱] مناقب میاں صاحب چمکنی از مولانا دادین صفحہ ۱۴۵، ۱۴۷

اس کتاب کا ایک نسخہ بہانہ مانڑی پشاور شہر کے کتب خانہ میں ہے جس کا سن تالیف ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء ہے جب کہ اس کا دوسرا نسخہ عبدالحلیم اثرؔ صاحب ساکن تخت بھائی (مردان) کے پاس محفوظ ہے

د پښتنو نسب نامہ (قلمی) (پٹھانوں کا نسب نامہ)
یہ کتاب منظوم اور اس کی زبان پشتو ہے۔ اس کا موضوع علم الانساب ہے تاریخی لحاظ سے بہت اہم ہے اور اس میں افغان قوم کے شجرہ ہائے نسب کی تفصیلات درج ہیں۔ صولت افغانی کے مؤلف زرداد خان اور حیات افغانی کے مؤلف محمد حیات خان نے اپنی تالیفات میں اس کتاب سے استفادے کا ذکر کیا ہے۔[1] اس کتاب کا ایک نسخہ لندن میوزیم میں موجود ہے۔[2]

نصیحت عباد اللہ وامت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ رسالہ عربی زبان میں تمباکو نوشی کی حرمت پہ لکھا گیا ہے اور ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء میں پہلی بار مطبع کانپور اور دوسری بار ۱۳۴۷ھ میں منظور عام پریس پشاور میں چھپ چکا ہے۔ درحقیقت یہ میاں صاحب چمکنیؒ کی تصنیف نہیں بلکہ غلطی سے آپ کی جانب یہ کتاب منسوب کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو اس رسالہ کے آخر میں جن علماء کی مہریں اور دستخط ثبت ہیں وہ تمام بہت بعد کے زمانے کے ہیں۔ یہاں تک کہ اخوند صاحب سوات (المتوفی ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۷ء) کے خلف الرشید حضرت میاں گل صاحب کی مہر بھی اس پہ موجود ہے۔ دوم یہ کہ مولف نے وجیہہ الدین العلوی الاحمد آبادی کو اپنا استاد بتایا ہے جو آپ کا استاد نہیں رہا۔ سوم یہ کہ مؤلف کتاب لکھتا ہے۔ کہ اس رسالہ کی تکمیل کے بعد ۱۰۴۷ھ ۱۶۳۷ء میں حرمین شریفین کے علماء کی جانب سے فتاوی موصول ہوتے۔ جو اس رسالہ کے ساتھ منسلک کئے گئے ہیں۔ چونکہ حضرت میاں صاحب چمکنی ۱۰۴۷ھ میں پیدا ہوتے اس لئے وثوق کے ساتھ یہ دعوٰی کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ مطبوعہ رسالہ حضرت میاں صاحب چمکنی کی تصنیف نہیں ہے۔[3]

حضرت میاں صاحب چمکنیؒ بحیثیت ادیب وشاعر
اچھے شعر کی سحر انگیزی مسلمات میں سے ہے۔ شاعری حصول مقصد کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ آپ نے اس وسیلہ اظہار کے ذریعہ بھی دینی مسائل کے سمجھانے، جستجوئے حق کی راہ میں انسانی جذبات کو ابھارنے اور صحیح رہنمائی کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور پشتو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں میں اشعار کہے ہیں۔

آپ کی شاعری صوفیانہ تھی اور اس میں اطاعت وعبادت ذکر وفکر اخلاص اور زہد فی الدنیا کی تلقین موجود ہے آپ نے اپنی کتاب ظواہر السرائر میں حضرت شیخ سعدی لاہوریؒ اور حضرت مولانا شیخ محمد یحیٰی کی منقبت میں

---

[1] صولت افغانی طبع حیدر آباد دکن ۱۸۷۶ء ص ۳۲۹، حیات افغانی ص ۱۵۸ [2] روحانی ترڑون ص ۱۷۷ [3] نصیحت عباد اللہ ص ۳۴، ۱۶، ۲۳

فارسی زبان میں شاہکار قصیدے قلم بند کئے ہیں[۱]

الغرضیکہ حضرت میاں صاحب چمکنیؒ ایک جامع الکمالات شخصیت تھے۔ کیونکہ آپ نہ صرف عالم تھے بلکہ عامل بھی تھے۔ پیرومرشد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ممتاز مدرس بھی تھے۔ صاحب نظر اور صاحب لفظ ہی نہ تھے بلکہ صاحب قلم بھی تھے۔ اگر ایک طرف بہترین مبلغ تھے تو دوسری طرف زبردست خطابی اور استدلالی قوت سے متصف مقرر اور مناظر بھی تھے نہ صرف مالدار تھے بلکہ خواجہ احرارؒ جیسے سخی بھی تھے۔ صادق ہونے کے ساتھ عادل بھی تھے۔ مسلمانوں پر مہربان تھے تو اہل باطل کے لئے سیف قاطع بھی تھے۔ اور اکل حلال کی نعمت سے نوازے ہوئے صدق مقال کی صفت سے آراستہ و پیراستہ بھی تھے۔

اولاد حضرت میاں صاحب چمکنیؒ کے دو صاحب زادے تھے۔ فرزند اکبر کا نام حضرت صاحبزادہ محمدی تھا[۲]۔ ۱۱۰۹ھ - ۱۶۹۷ء میں چمکنی میں پیدا ہوئے[۳]۔ حضرت میاں صاحب چمکنی نے اپنی وفات سے پہلے القاء فیض اور اجراء سلسلہ کی خاطر ان کو اپنا جانشین و خلیفہ مقرر کیا[۴]۔

صاحب زادہ موصوف صاحب تصانیف عالم، باکمال صوفی، بلند پایہ ادیب اور پشتو زبان کے صاحب دیوان شاعر تھے۔ عربی زبان میں بھی شعر گوئی کی ہے اور نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ایک کتاب لکھی جو ۲۸ نعتوں پر مشتمل ہے[۵]۔

۱۲۲۰ھ - ۱۸۰۵ء میں جام وصال نوش فرمایا۔ موضع چمکنی میں اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں مدفون ہیں۔

حضرت میاں صاحب کے دوسرے بیٹے کا نام عبیداللہ تھا۔ عبیداللہ اور احمدی کے نام سے ملقب اور میاں گل کے نام سے مشہور تھے[۶]۔ ۱۱۱۶ھ میں چمکنی میں پیدا ہوئے[۷]۔ حضرت صاحب زادہ محمدی کی وفات کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے[۸]۔ ۱۲۳۳ھ میں وفات پائی۔ ان کا مزار حضرت میاں صاحب کے مزار کے احاطہ میں واقع ہے۔

صاحب زادہ موصوف صاحب تصانیف عالم تھے۔ فارسی عربی اور پشتو تینوں زبانوں میں کتابیں لکھیں آپ صاحب ذوق شاعر تھے۔ پشتو اور فارسی دونوں میں شعر گوئی کی ہے۔

---

۱ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ظواہر السرائر۔ کتب خانہ کوہاٹ ص ۳۱۷ تا ۳۲۰ - ۴۷۴، ۴۸۶، ۲۴۳، ۲۴۴

۲ توضیح المعانی ص ۲، شمس الہدیٰ ص ۳۳ الالی ص ۲ ۳ روحانی تڑون ص ۸۱۵ ۴ مناقب از مولانا داوین ص ۸۷۰۔ نورالبیان ص ۷۷،۷۶ ۵ نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قلمی نسخہ عبدالحلیم اثر ساکن تخت بھائی (مردان) کے پاس محفوظ ہے۔ ۶ عبرت نامہ (قلمی) از صاحب زادہ احمدی ص ۶۳۔ ریکارڈ آفس لائبریری پشاور ۷ روحانی تڑون ص ۸۳۹ ۸ ایضاً ص ۸۳۹ - ۸۴۱

آپ کی صاحب زادیوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔ اب تک صرف ایک صاحب زادی کا نام معلوم ہو سکا ہے۔ جن کا نام زین النساء تھا جو نہایت پاک دامن اور زاہدہ خاتون تھیں۔ اور اپنے دیگر افراد خاندان کی طرح مذہبی اور علمی خدمات میں برابر کی شریک رہیں۔ آپ کاتبوں سے قرآن کریم کے نسخے لکھوا کر فی سبیل اللہ وقف کر دیتیں۔

راقم الحروف کو قرآن کریم کا ایک قلمی نسخہ ملا ہے جس کے آخر میں حسب ذیل عبارت درج ہے۔

این قرآن مجید و فرقان حمید رابعہ ثانی خدیجہ دورانی زین النساء بنت عمدۃ المتورعین قطب الاقطاب غوث زمان حضرت میاں صاحب چمکنی حسبۃً للہ وقف کردہ ۱۲۳۱ھ

اس عبارت سے ایک طرف اگر ان کی عظمت پر روشنی پڑتی ہے تو دوسری طرف اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ زین النساء ۱۲۳۱ھ، ۱۸۱۵ء میں زندہ اور اپنی خاندانی روایات کے مطابق دینی خدمات میں سرگرم عمل تھیں۔

مزار اور سالانہ اجتماع | آپ کا مزار موضع چمکنی میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ مزار کی عمارت پختہ ہے اور تاریخ پشاور نے حضرت صاحبزادہ محمدی کو اس کا بانی بتایا ہے۔

ہر سال رجب کے پہلے ہفتے میں بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب کو ایک تقریب منعقد ہوا کرتی ہے اس موقع پر علاقہ کے مشہور و معروف علماء کرام کو مدعو کر کے اس باکمال صوفی عالم کی حیات اور تعلیمات و ارشادات سے لوگوں کو روشناس کرایا جاتا ہے۔

بقیہ عربی زبان

فنا — زائل ہونا WANE گھٹنا۔

مطر — بارش WATER پانی۔

وضوء — وضو کرنا۔ چہرہ دھونا WASH دھونا۔

ورع — دل کا کمزور ہونا WEAR کمزور ہونا۔

وُدّ — محبت کرنا WET گیلا کرنا۔

حنطۃ — گندم WHEAT گندم۔

شَھْوَۃ — خواہش WISH چاہت۔

ویۓ — غم WOE مصیبت۔ غم۔

عود — لکڑی WOOD وہی معانی۔

وار — کسی کو مصیبت میں ڈالنا WORRY پریشان کرنا۔

زیغ — کجی ZIGZAG پیچیدہ راستہ۔

حمس — بہادری۔ بہادر۔ غیور۔ ZEALOUS۔

تغیّر کی دنیا میں
روح افزا کو دوام حاصل ہے

روح افزا جیسے سچے مشروب کی تخلیق میں طویل تجربہ، فنی مہارت اور طبّی علم و دانش کا بڑا ہاتھ ہے۔ اس کی کوالٹی بھی اسی مہارت سے قائم و دائم رکھی جاتی ہے۔

بے شک ذائقہ، تاثیر اور رنگ میں کوئی مشروب روح افزا کا ثانی نہیں۔

مشروبات میں سرفہرست

روح افزا

ہمدرد

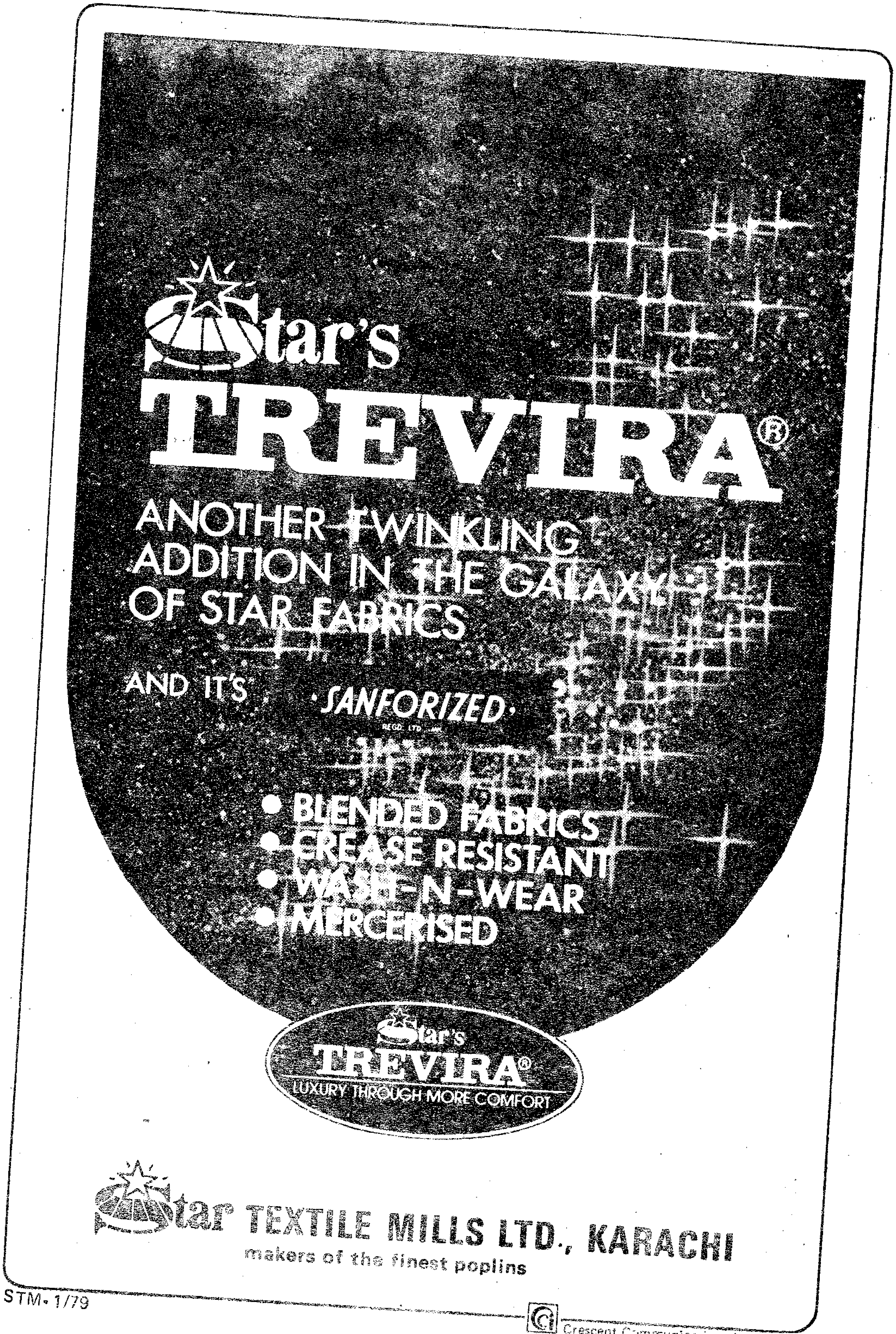

STM-1/79

Ci Crescent Communications International